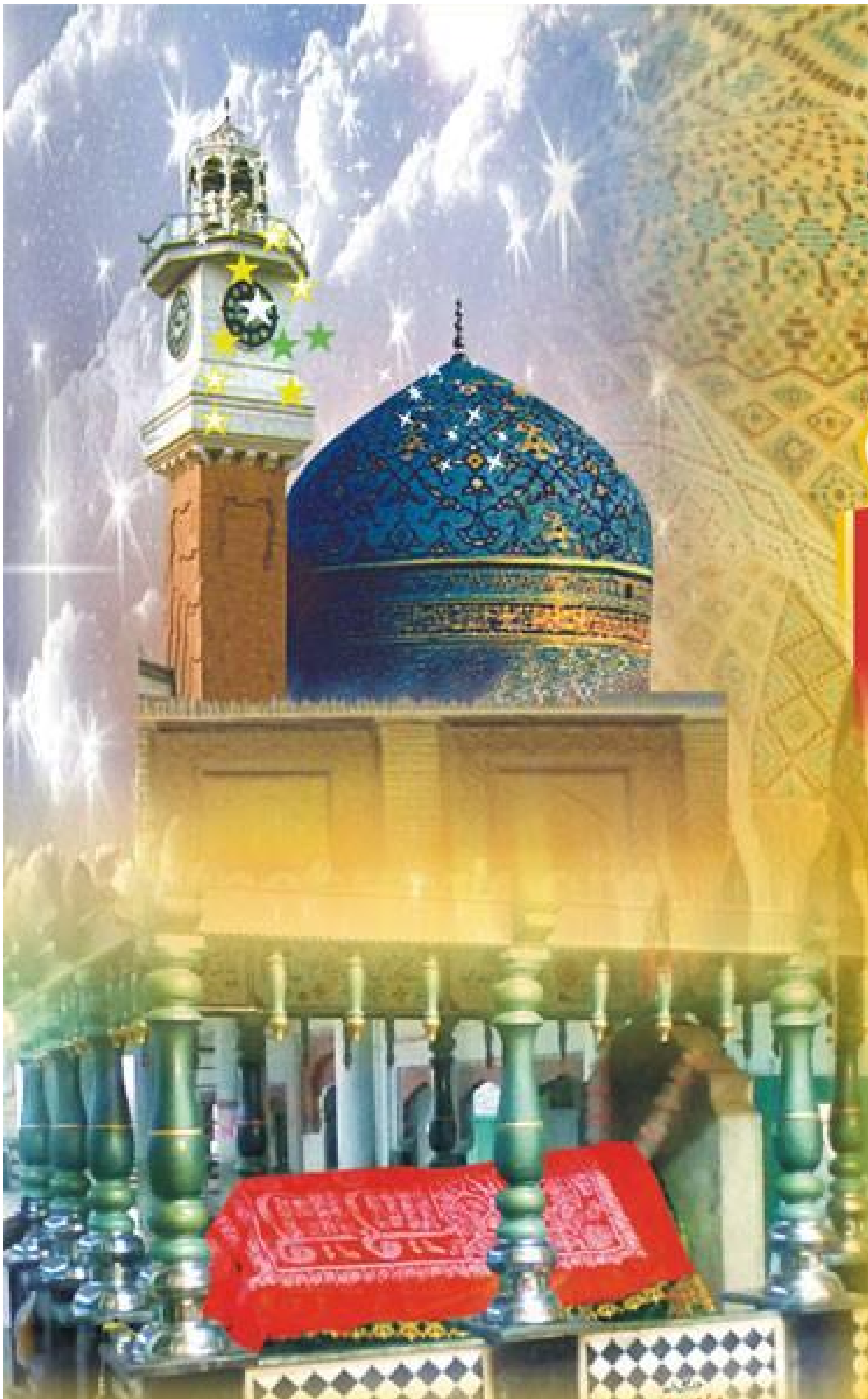


اہلسنت کا بے باک ترجمان

دینی، ادبی، علمی، تحقیقی مجلہ

ماہنامہ

فیض عالم

بہاولپور، پاکستان

فیضانِ نظر

محمد فیض احمد اویسی رضوی

محدث بہاولپوری

مدیر اعلیٰ صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی

مدیر محمد فیاض احمد اویسی

مقام اشاعت جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

﴿آپ کی خصوصی توجہ اور آپکی سہولت کے لئے﴾

☆''ماہنامہ فیضِ عالم''میں حضرت فیضِ ملت حضور مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔☆علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرالیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں(لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)۔☆آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 پر ارسال کریں۔☆جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں(www.faizahmedowaisi.com)

☆خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اُویسیہ کے نام بھیجا کریں۔(مدیر)۔

حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کی عربی میں دینی خدمات پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں

محترم نوید احمد خان صاحب جامشورو یونیورسٹی سندھ سے حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کی تصنیفی، دینی، خدمات پر ایم فل کرنے کے بعد عربی میں دینی خدمات پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔جن احباب کو حضور فیضِ ملت کے حوالے سے کوئی علمی، یادگار واقعہ یاد ہو تو اس نمبر رابطہ کریں۔نوید احمد خان حیدرآباد:0313-3088333

﴾بھاولپور میں جشن عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم مذھبی عقیدت واحترام سے منایا گیا

۱۲ربیع الاو ل شریف ۱۴۳۵ھ 14 جنوری ۲۰۱۴ء منگل کا سھانادن﴿

☆ دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح بہاولپور میں بھی جشنِ عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی جوش وجذبہ اور شان وشوکت سے منایا گیا۔حسب روایت تنظیم المساجد اہلِ سنت بہاولپور اور میلا دمصطفیٰ کمیٹی جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور کے زیر اہتمام بہاولپور سٹی صدر اور مضافات میں محافل جشنِ عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ہوا۔۱۲ ربیع الاول شریف کے مبارک دن بہاولپور کے علماء ومشائخ عظام نے حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ کے مزار شریف جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور پر حاضری دی اور بہاولپور میں میلا دمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہلِ بہاولپور میں شعور بیدار کرنے کے حوالے سے ان کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا وہاں فاتحہ خوانی کے بعد درود وسلام بھی پیش کیا گیا۔

﴾جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بھاولپور میں درودوسلام کے نذرانے پیش کرنے والے عشاق کا ھجوم تھا﴿

سنی میلا دکونسل بہاولپور کے زیر اہتمام ملک کی ممتاز دینی درسگاہ جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد کے عقب محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور میں عظیم الشان جلسہ اور جشنِ عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام تھا جس میں ہزاروں عاشقان رسول نعت اور درود وسلام بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے شریک سعادت رہے طے شدہ پروگرام کے مطابق بہاولپور ومضافات سے نمازِ فجر ادا کرتے ہی عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے کاروں،جیپوں،سائیکلوں، موٹر سائیکلوں،ٹریکٹر ٹرالی،پیدل جلسہ گاہ کی طرف جھوم جھوم کر ذکر اللہ اور تکبیر ورسالت (اللہ اکبر،یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نعرے بلند کرتے ہوئے آنا شروع ہوئے۔تحصیل کونسل سٹی بہاولپور نے جلسہ گاہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور آرائشی محرابوں سے سجایا ہوا تھا۔تحصیل کونسل سٹی کے زیر اہتمام سبیل کا وسیع انتظام بھی تھا۔صبح ۸ بجے نقیب محفل علامہ عاشق مصطفیٰ قادری نے تلاوتِ کلام پاک سے جلسے کا آغاز کرایا۔جامعہ اُویسیہ رضویہ کے طلبا سید محمد عبدالوکیل شاہ محمد جہانگیر،محمد رضوان سلیمانی محمد بلال رشید کے علاوہ دیگر ثناء خواں حضرات نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔اسٹیج پر علمائے کرام،مشائخ عظام،شہر کی معزز سماجی وسیاسی شخصیات کافی تعداد میں موجود

تھیں۔میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مفتی محمد قربان اُویسی، قاری محمد بخش اُویسی، علامہ سید فیاض حسین شاہ، مولانا بشیر احمد اُویسی، مولانا قاری ریاض احمد گولڑوی، علامہ قاری عبدالرؤف مہروی، مولانا بشیر احمد اُویسی، مولانا محمد حسین آزاد اور دیگر علماء نے مدلل گفتگو کی جبکہ ماہر قانون محترم سید غلام مصطفیٰ خالد نے اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بہاولپور میں جشن میلاد شریف کو مذہبی جوش وجذبہ سے منانے کا سہرا فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ محمد فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ علیہ کے سر ہے جنہوں نے پچاس سال تک بہاولپور میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات تقسیم فرمائی اور آج وہ اپنے محبوب حقیقی سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جا پہنچے ہیں۔ان کی مخلصانہ محنت کا نتیجہ ہے کہ بہاولپور و مضافات میں جشنِ میلاد پاک کے جلسہ وجلوس کی رونق دن بدن بڑھ رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ آج کے مبارک دن بہاولپور کی سنی قیادت ان کے مزار پر حاضر ہوئی اور عہد کیا کہ متحد ہو کر باطل قوتوں کا مقابلہ کریں گے۔اس موقعہ پر میلاد مصطفیٰ کمیٹی مجلس عاملہ کے چیئرمین اور صوبائی امن کمیٹی پنجاب کے ممبر صاحبزادہ علامہ محمد ریاض احمد اُویسی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلوس میں محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم قلبی ذوق وشوق سے آتے ہیں یقیناً یہ کامل ایمان ہونے کا ثبوت ہے انہوں نے کہا کہ ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا ایمان کا اولین جز ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ جشن عید النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ اسلام کے لئے خوشی کا بہت بڑا تہوار ہے کیونکہ اس دن ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بن کر دنیا میں تشریف لائے۔اس موقعہ پر مرکزی میلاد مصطفیٰ کمیٹی بہاولپور کے صدر ڈاکٹر علامہ عبدالرزاق شائق نے جشن میلاد کے موقعہ پر شہر بہاولپور کو خوبصورت سجانے پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمانوں کی ساری بہاریں اپنے پیارے آقا کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر خیر سے وابستہ ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ خوش نصیب ہیں وہ اہلِ اسلام جو ۱۲ ربیع الاول کو آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرچے کر کے اپنے نصیب چمکاتے ہیں۔

☆ میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے ناظم اعلیٰ جگر گوشہ مفسرِ اعظم پاکستان صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی نے اپنے والدگرامی بہاولپور میں میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے بانی اور ہزاروں اسلامی، تبلیغی، اصلاحی، درسی کتب کے مصنف مفسرِ اعظم پاکستان روحانی پیشوا ممتاز عالمِ دین فضیلۃ الشیخ علامہ محمد فیض احمد اُویسی قدس سرہٗ کی بہاولپور میں جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت مذہبی عقیدت واحترام اور شان وشوکت سے منانے کی عملی جدوجہد کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۶۰ء کی

بات ہے پاکستان میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو سرکاری چھٹی نہ ہونے کے باعث نجی طور پر ملک میں جشنِ میلاد شریف کے پروگرام ہوتے تھے۔ بہاولپور میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام ہوتا مگر جلوس کا کوئی تصور نہ تھا ۱۹۶۱ء میں حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ نے اللہ کا نام لیکر عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہو کر ۱۲ ربیع الاول شریف کے جلوس جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان فرمادیا چند شرپسند عناصر نے مذہبی منافرت پھیلانے کے لئے جلوس رکوانے کی کوشش کی ضلعی انتظامیہ کو درخواستیں دیں مگر حضور فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تمام سازشوں کا جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا ۱۲ ربیع الاول شریف کا مبارک دن خوشیاں لیکر آن پہنچا۔ حسبِ پروگرام علی الصبح چند گنتی کے افراد ذکرواذکار اور نعت و درود و سلام کا ورد کرتے ہوئے روانہ ہوئے جب جلوس سیرانی مسجد سے چوک عید گاہ سے شرقی جانب گری گنج بازار کی طرف روانہ ہوا لوگ آوازیں کس رہے تھے مخالفین طعن وتشنیع کے تیر چلارہے تھے اوباش نوجوانوں کو سکھا کر جلوس کے آگے بدکلامی کرنے کا سبق دیا گیا مگر یہ قافلہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جذبے سے سرشار اپنی لگن میں مگن تھا چوک شہزادی سے جامع مسجد الصادق تک جلوس نعرہ تکبیرورسالت (اللہ اکبر، یارسول اللہ) کے پرکیف نعروں سے فضاء کو معطر کرتا ہوا آن پہنچا تو مخالفین نے راستہ روکنے کی بہت کوشش کی خاصی مزاحمت کے بعد اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا جلوس چوکبازار سے ہوتا (بیکانیری گیٹ) موجودہ فرید گیٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا واپس چاہ فتح خان زنانہ ہسپتال روڈ سے ہوتا ہوا جلوس پھر چوک بازار سے مچھلی بازار کی طرف روانہ ہوا شرکائے جلوس کی زبانیں ذکرِ خدا وذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تر اور آنکھیں پرنم تھیں جلوس ملتانی گیٹ سے گذر کر (ملتان روڈ) موجودہ محکم الدین سیرانی روڈ پر درود وسلام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد پاکستان کے سابق گورنر جنرل خان امیر محمد خان (نواب آف کالاباغ) نے اعلانیہ جاری کیا کہ آنے والے سال جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سرکاری اعزاز کے ساتھ منایا جائے گا اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عام تعطیل ہوگی پھر کیا تھا کہ آنے والے غالباً ۱۹۶۳ء میں ربیع الاول شریف کا چاند نظر آتے ہی ضلعی انتظامیہ جلوس کے انتظام کے لئے متحرک تھی۔ ایک طویل عرصہ تک گلزار صادق کے گراؤنڈ میں ۱۲ ربیع الاول شریف کو عظیم الشان جلسہ ہوتا رہا جس میں کمشنر ڈی سی، ڈی آئی جی پولیس و دیگر مختلف محکموں کے افسران آتے اور حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ کا خصوصی خطاب ہوتا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ۱۴۱۲ھ میں حضرت فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر گلزار صادق چوک کو میلاد چوک کا نام دیا گیا اب چوک پر پیتل کی سنہری لکھائی سے نہایت ہی خوبصورت انداز میں سنگ مرمر کے ستون پر جلی

حروف میں ''میلاد چوک'' لکھا ہوا صدیوں تک اہلِ بہاولپور کو حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کی یاد تازہ کراتا رہیگا۔

جلسہ کے اختتام پر درود و سلام اور قصیدہ بردہ شریف کے ورد کے ساتھ جامع مسجد سیرانی سے شاندار جلوس حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ کے صاحبزادگان و دیگر علماء اہلسنت کی قیادت میں جلوس روانہ ہوا۔ جلوس میں نظم وضبط اور امن وامان برقرار رکھنے کے لئے مدارس اہلسنت کے طلباء پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں۔ جلوس کی ترتیب قابل دید تھی سب سے آگے مدارس کے طلباء سفید لباس میں ملبوس اور سروں پر سفید دستاریں سجائے ہاتھوں میں سبز پرچم لہراتے چل رہے تھے۔ سنی میلاد کونسل کے عہدیداران وعلمائے کرام درود وسلام پڑھتے ہوئے پیدل چل رہے تھے اور ذکر اللہ و درود وسلام پڑھتے ہوئے ایمان افروز ماحول پیدا کئے ہوئے تھے۔ جماعت اہلسنت، بزم اُویسیہ، انجمن اساتذہ پاکستان، انجمن طلباء مدارس عربیہ، جمعیت العلماء پاکستان، سنی تحریک، اے ٹی آئی کے کارکنوں اور مختلف سرکاری تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور طلباء نے بھرپور شرکت کی حسب روایت بگھی میں جگر گوشہ فیضِ ملت علامہ محمد فیاض احمد اُویسی کے ہمراہ حضرت سید محمد خالد لطیف شاہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت سید بابا نذیر احمد شاہ دیسولا والے، بہاولپور میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے صدر الحاج محمد حنیف سعیدی، پیرزادہ محمود سلیم ایڈوکیٹ سوار تھے اور جلوس کی قیادت علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق شائق، حضرت علامہ قاضی تاج محمد، علامہ پروفیسر عون محمد سعیدی پرنسپل جامعہ نظام مصطفیٰ، محترم مولانا محمد افضل صابری مہتمم جامعہ صابریہ منظور المشائخ بہاولپور، علامہ مفتی جاوید مصطفیٰ سعیدی ناظم اعلیٰ تحریک نظام مصطفیٰ، مفتی فضل احمد صدیقی، مفتی محمد کاشف سعیدی مخدوم سجاد محمد عثمانی، قاری ذوالفقار احمد نقشبندی، قاری خلیل احمد مہروی کر رہے تھے۔ علماء و مشائخ عظام کی قیادت میں عوام الناس کا پیدل چلتا ہوا ایک سمندر تھا سوزوکی ویگنوں، کاروں و موٹروں اور ٹریکٹر ٹرالیوں کی لمبی لمبی قطاریں پوری سج دھج سے جلوس کے تقدس اور رونق کو دوبالا کر رہی تھیں۔ مختلف مدارس عربیہ کے طلباء اپنے اداروں کی یونیفارم اور سفید عماموں میں خوب لگ رہے تھے۔ نعتوں کے نذرانے، درودوں کے گجرے پیش کرنے والی ٹولیاں پوری فضا کو معطر کر رہی تھیں اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر، نعرہ رسالت یارسول اللہ کی گونج سے شرکائے جلوس اپنی خوشی و مسرت کا ثبوت دے رہے تھے اور بہاولپور کے کوچہ و بازار کی فضائیں درود وسلام کے پرکیف نغمات سے گونج اٹھیں یہ عظیم الشان جلوس جامعہ اُویسیہ رضویہ محکم الدین سیرانی روڈ سے روانہ ہو کر جب بہاولپور کے مشہور مقام بابا فرید پہنچا تو جلوس کا دوسرا سرا ابھی سیرانی مسجد پر ہی تھا جلوس کی گزرگاہوں پر مختلف تنظیموں نے خوش آمدید کی بینرز لگائے ہوئے تھے۔ زندہ دلان بہاولپور نے عاشقانِ رسول کے لئے سبیلوں کا خاطر خواہ اہتمام کیا ہوا تھا۔ جلوس جہاں

سے گزرتا لوگ پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے ،جگہ جگہ مٹھائیاں بانٹی گئیں ۔گری گنج بازار،چوک بازار، شاہی بازار، لائبریری چوک بی وی ایچ سرکلر روڈ سے ہوتا ہوا جلوس میلاد چوک پر اختتام پذیر ہوا۔مرکزی عید گاہ میں عظیم الشان میلاد کانفرنس ہوئی۔کانفرنس میں صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی نے آج کے دن کی اہمیت کے بارے بتاتے ہوئے کہا جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ ہم اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے دنیا و آخرت بہتر کر لیں۔انہوں نے مزید کہا کہ بارہ ربیع الاول شریف تاریخ کائنات میں عظیم الشان اور یادگار دن ہے کیونکہ اس دن سرور کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی۔صدیوں سے پھیلی ہوئی ظلمت و تاریکی نور نبوت کے باعث ختم ہوئی انہوں نے مزید کہا کہ اس موقعہ پر صرف انسان ہی نہیں بلکہ اللہ رب العزت کی تمام مخلوق خوشی کا اظہار کرتی ہے انہوں نے مزید فرمایا کہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کا اظہار کرنا صحابہ کرام اور محبوبانِ خدا کی سنت ہے۔

اس موقعہ پر نامور عالمِ دین علامہ قاضی تاج محمد صاحب کے خطاب کے بعد حضور فیضِ ملت کے نامور تلمیذ رشید شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد متین نقشبندی اُویسی بانی و مہتمم جامعہ مجددیہ فخر العلوم بہاولپور نے سیرت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صورتِ لجپال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا علمی اور خوبصورت نکتہ بیان فرمایا کہ عوام وخواص نے سبحان اللہ، سبحان اللہ سے خوب داد دی۔انہوں نے موت وحیات اور نور و بشر کے حوالے سے کہا کہ یہ چاروں اللہ کی مخلوق ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوقات کے نبی و رسول ہیں۔

علامہ مفتی فضل احمد صدیقی نے ضلعی انتظامیہ بہاولپور کی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر عدم دلچسپی کے خلاف بھرپور احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ اہلِ محبت ربیع الاول شریف میں خوب خوشیوں کا اظہار کر رہے ہیں مگر حکام بالا کی خاموشی افسوس ناک ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ بہاولپور و مضافات میں تقریبات میلاد شریف نہایت عقیدت واحترام سے منائی جارہی ہیں ضلعی انتظامیہ کو بارہا یاددہانی کرائی کہ سیکیورٹی کے معاملات ہیں گورنمنٹ کوئی لائحہ عمل بنائے محافل کی منظوری کے لئے اہلِ محبت کو دفاتر کے کئی چکر کاٹنے پڑتے ہیں مگر اس حوالے سے ضلعی انتظامیہ نے اس اہم موقعہ پر کوئی اجلاس ہی نہیں کیا جو کہ ضلعی افسران کی کاہلی کا ثبوت ہے جلسہ میں ضلعی انتظامیہ کی غفلت اور عدم توجہی کے خلاف قرارداد مذمت پاس کی گئی اور آئندہ کے لائحہ عمل اعلان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم اس انتظامیہ کے خلاف بھرپور دھرنا دیں گے اور نام و نہاد ضلعی امن کمیٹیوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔

خطیب شہر حضرت علامہ قاضی غلام ابوبکر صاحب نے اپنے خطاب میں علماء کرام کو تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہم اہلسنت

کے مفاد میں ہونے والے ہر پروگرام کا بھرپور ساتھ دیں گے۔

پروفیسر عون محمد سعیدی صاحب نے اپنے خطاب میں واضح کیا کہ میلاد منانا مقامِ مصطفیٰ ہے مقاصد میلاد کواپنانا نظامِ مصطفیٰ ہے اگر مقاصد میلاد پورا کرنے ہیں تو تعلیم عام کریں اپنے بچوں کو عالم دین بنایں تا کہ جہالت کا خاتمہ ہواور علم کا دوردورہ ہو۔ان کے اس پر مغز خطاب پر میلاد کانفرنس میں آنے والے ہزاروں لوگوں نے کھڑے ہوکر تائید کی کہ ہم اپنے بچوں کوعلمِ دین کی دولت لازوال سے مالا مال کریں گے۔

صوبائی وزیر ملک محمد اقبال چنڑ نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر زندہ دلان بہاولپور کا ذوق دیدنی ہے یہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہے کہ آج بہاولپور کے گلی وکوچہ اور بازار خوشیوں کا سماء پیش کررہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ انتظامیہ کی عدم دلچسپی کے حوالے سے میں بذاتِ خود تحقیق کراؤں گا۔

علامہ جاوید مصطفیٰ سعیدی جلسہ گاہ کے نظم وضبط کوخوب سنبھالے ہوئے تھے،کانفرنس کی نقابت مہر شاہین سیال نے کی جبکہ مرکزی میلاد مصطفیٰ بہاولپور کے صدر علامہ عبدالرزاق شائق نے جلسہ وجلوس میں شریک ہونے والے ہزاروں شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔آخر میں درود وسلام کے بعد حضرت سید محمد خالد لطیف شاہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ حضرت سید بابا نذیر احمد شاہ دیسولہ والے نے ملک وملت کی سلامتی کے لئے دعا کی ۔مرکزی عیدگاہ اور جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں شرکائے جلوس کے لئے لنگرنبوی شریف کاوسیع اہتمام تھا۔

رپورٹ :ابومحمد عبداللہ ہاشم محمد اعجاز اُویسی ،محمد کوکب اُویسی ،محمد شفاعت اُویسی ،ابوابوبکر محمد اویس اُویسی

﴿حضور فیضِ ملت کے مزار شریف پربارہ روزہ محافل میلاد شریف﴾

☆ربیع الاول شریف کا چاند خوشیوں کا پیغام لیکر طلوع ہوتے ہی حضور مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ کے مزار شریف پر روزانہ بعد نماز عشاء محفل میلاد شریف کا انعقاد ہوتا رہا جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور کے طلباء تلاوت ونعت شریف ذکرواذکار اور درودوسلام کی سعادت حاصل کرتے اور لنگرنبوی شریف تقسیم کیا جاتا رہا۔

☆بستی لقمان مسافرخانہ میں عظیم الشان جلوس جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت جگر گوشۂ فیضِ ملت علامہ محمد عطاء الرسول اُویسی نے فرمائی۔ (میاں سعید احمد مہروی)۔

﴿کبھی جامع سیرانی مسجد بہاولپور کی جدید کا نظارہ کریں مدینہ شریف یاد آتا ہے﴾

بہت مختصر عرصہ میں جامع سیرانی مسجد کی تعمیر نو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔جبکہ گنبد خضریٰ شریف کی نسبت سے گنبد جگمگ کرکے اہلِ ایمان کو یادِ مدینہ کا خوبصورت منظر پیش کررہا ہے اور محراب مسجد کے نظارہ سے محراب نبوی شریف یاد آتا ہے۔

پہلی منزل کی تکمیل کے بعد دوسری منزل کا کام شروع ہے اس میں ماربل کا فرش اور دیواروں پر ٹائیل، سیمنٹ اور چار عدد لکڑی کے دروازے اور الیکٹرک کام ہونا باقی ہے یہ سعادت آپ حاصل کریں صدقہ جاریہ ہے جب تک مسجد قائم رہے گی نمازی عبادت وریاضیت کرتے رہیں گے اجروثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام جامع مسجد سیرانی بہاولپور مسلم کمرشل بینک عیدگاہ برانچ بہاولپور اکاونٹ نمبر 2-1503-0100-01-1136 پرارسال کریں۔

☆------☆------☆

﴿شہنشاہ بغداد سید الاولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہٗ کی نیاز مندی﴾

مدینے کا بھکاری: الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی مدظلہ العالی

شہنشاہِ بغداد، قطبِ ربانی، غوث صمدانی، قندیل نورانی، محبوب سبحانی، سید الاولیا حضور سیّدنا شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحسنی والحسینی کی ذاتِ گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ تعارف ان کی محتاج ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لاڈلے بیٹے کو جو عروج وکمال اور شہرت وعظمت عطاء کی ہے وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔اس اُمت مرحومہ میں بالخصوص جملہ سلاسلِ طریقت میں آپ کی ذات منفرد و یگانہ مثل چودھویں رات کے چاند کی مانند جگمگاتی نظر آتی ہے۔

ولادت تا وصال آپ سے جس قدر کرامات وعجائبات کا ظہور ہوا کسی اور ولی میں اس کی نظیر نہیں ملتی بلکہ امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مرأۃ الجنان'' میں فرماتے ہیں کہ جس قدر کرامت کا صدور غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا اور کسی سے اس قدر نہ ہوا اور آپ کی کرامات کا شمار ناممکن ہے کیونکہ وہ بے حدو بے حساب ہیں تو

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُن کمالات وکرامات سے بہت کثیر خلقِ خدا فیضیاب ہوئی اور ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ حضرت شیخ کو اپنے اپنے وقت کے آئمہ و عارفینِ زمانہ نے'' شہبازِ لا مکانی، غوثِ صمدانی، قطبِ ربّانی، امام الاولیاء، قطب الاقطاب، سید الاولیاء، غوث اعظم کے گراں قدر القابات کے ساتھ یاد کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی اس اُمت کیلئے باعثِ نزولِ رحمت کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ تمام ہی اولیاء اللہ آپکے دربارِ مبارک سے مستفید ہوئے بلکہ آپ کے بعد تو بعد پہلے کے اولیاء بھی آپ کی خداداد عظمت کے قائل تھے۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے　　　سب ادب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

آپ کا فیضان سلسلہ قادریہ کی صورت میں پورے عالم میں جاری وساری ہے بلکہ تمام سلاسلِ طریقت درحقیقت آپ ہی کی ذات سے فیض یاب ہیں۔ جیسا کہا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر　　　کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب پر بے شمار کتب لکھی جاچکی ہیں ''حضور فیضِ ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہ'' نے بھی سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض یاب ہونے اور حقِ غلامی ادا کرنے کی غرض سے آپ کے متعلق کئی تحقیقی وعلمی کتب لکھی ہیں بلکہ آپ کی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اکثر اوقات اگرچہ موضوع بظاہر مختلف ہوتا ہے اور اسے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق نسبت نہیں بھی ہوتی تب بھی آپ کلام ہی کلام کے اندر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ مبارک ضرور فرمادیتے ہیں۔ (''مظلوم مصنف'' از: علامہ محمد اعجاز قادری)۔

سرکار غوث پاک شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت ومحبت حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کے رگ و پے میں شامل تھی بلکہ آپ کی گُھٹی میں شامل تھی۔ یاغوث یاغوث کا ورد اکثر آپ کی زبان پر ہوتا تھا۔ درغوث پاک کی گدائی پر ہمیشہ نازاں رہے۔ ''ہر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی'' کا جملہ ہر مشکل میں آپ کے وردِ زبان ہوتا تھا۔ عقیدت محبت کا اظہار آپ نے عملاً بھی کیا مثلاً:

﴿مینار غوثیہ﴾

حضرت شیخ الحدیث مفسرِ اعظم پاکستان حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے ۱۹۶۶ء بہاولپور میں جامع مسجد سیرانی کا سنگ

بنیاد رکھا مسجد کے جنوبی جانب تقریباً ایک سو پچاس فٹ بلندی کا مینار تعمیر کرایا جس کا نام مینار غوثیہ ہے۔

☆ ذوالحجہ جون ۱۹۹۸ء سے آپ کی سرپرستی میں ماہنامہ "فیض عالم" بہاولپور کا اجراء ہوا تو اندورونِ ٹائٹل پر جلی حروف کے ساتھ "بطفیل محبوب سبحانی قطب ربانی یاشیخ حضرت عبدالقادر جیلا نی (رضی اللّٰہ عنہ) شیئاً للّٰہ مدد کن فی سبیل اللّٰہ" لکھنے کا حکم فرمایا۔

ماہانہ گیارہویں شریف کا ختم تو آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ اب بھی آپ کے مزار شریف پر ہر ماہ چاند کی پندرہ تاریخ کو بعد نماز عصر ختم قادریہ شریف کا اہتمام ہوتا ہے۔

سالانہ بڑی گیارھویں شریف: سالانہ بڑی گیارہویں شریف اپنے قائم کردہ ادارہ جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں ہر سال ربیع الآخر شریف میں نہایت ہی مذہبی جوش وجذبہ سے منائی جاتی ہے۔

﴿ تقریباً ہر تقریر میں یا غوثِ اعظم جیلانی ﴾

حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ ۱۹۶۳ء سے ۲۰۱۰ء (نصف صدی) تک جامع مسجد سیرانی بہاولپور میں جمعۃ المبارک پر خطاب فرماتے رہے اِلا ماشاءاللہ کوئی جمعہ کی تقریر ایسی نہیں جس میں حضور شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر آپ نے نہ فرمایا ہو۔

میرا غوث ھی کافی ھے: بہاولپور میں مذاہب باطلہ نے کوئی ایسا ظلم نہیں جو حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کے لئے روا نہ رکھا ہو آئے روز مقدمات تھانے چوکیوں پر رپوٹ، درخواستیں تو مخالفین کا معمول تھا۔ مارشل لاء کے دور میں تو شہر بدر ہونے کے احکامات جاری ہو گئے۔ بعض مقدمات میں ضمانتیں ضبط ہوئیں مگر آپ سیرانی مسجد میں جمعۃ المبارک کے خطاب میں بانگِ دہل فرماتے میرا غوث کرم فرمائے گا "مریدی لاتخف" ان کا وعدہ ہے دنیا نے دیکھا کہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سچا غلام تادم آخر شیر کی طرح گرجتا رہا مذاہب باطلہ کے ہر منصوبے ناکام ہوئے سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کی خوب لاج رکھی۔

لاھور اسپتال میں آپریشن: جمادی الاول، ۴ جون ۲۰۰۷ء بدھ کو لاہور کے سرجیمیٹ اسپتال (SurgimedHospital) میں حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کی ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن تھا دنیا بھر میں دعائیں ہو رہی تھیں مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، بغداد واجمیر شریف میں عاشقانِ حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کی صحت کے لئے دست بدعا تھے۔ آپ کے تلمیذ رشید اور خلیفہ مجاز حضرت سید محمد منصور شاہ اُویسی (میانوالی) نے اپنے والد گرامی حضرت سلطان

سید عبدالوحد شاہ نقشبندی قدس سرہٗ کی خدمت میں اپنے مرشد کریم فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کے کامیاب آپریشن کی دعا کی التجاء کی حضرت شاہ صاحب قبلہ نے دعا فرمائی اور فرمایا بیٹا خیریت کی خبر سے آگاہ کرنا چنانچہ شام چار بجے بخیر وخوبی آپریشن تھیٹر سے لایا گیا۔ بذریعہ فون تمام عقیدتوں مندوں کو کامیاب آپریشن کی خوشخبری سنائی گئی سید منصور شاہ اُویسی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ گرامی سلطان سید عبدالواحد شاہ کی خدمت میں جا کر خیر کی خبر عرض کی تو وہ مسکراپڑے فرمایا بیٹا خیر ہی ہونی تھی کیونکہ جب حضرت اُویسی صاحب کا اپریشن ہو رہا تھا تو شہنشاہِ بغداد حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود موجود رہے۔ یہ ایک الگ موضوع ہے اس کے لئے کئی دفاتر درکار ہیں۔ ہم آپ کو حضرت فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کی تصانیف کا ذکر عرض کرتے ہیں جو آپ نے سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق تصنیف کی ہیں۔

نوٹ: سید الاولیاء شہنشاہ بغداد محبوب سبحانی قندیلِ نورانی حضور الشیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی قدس سرہٗ کے سالانہ عرس مبارک بڑی گیارویں شریف کو نہایت ذوق وشوق سے منائیں دو جہاں کی برکتیں پائیں۔

منجانب: ادارہ فیضِ عالم جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور۔

﴿فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کی سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق چند تصانیف کا اجمالی تعارف﴾

(۱) سیرت سیّدنا غوث اعظم (۲) کرامات غوثِ اعظم

(۳) خاندانِ غوثِ اعظم (۴) تذکرۂ خلفائے غوثِ اعظم

(۵) برکات گیارہویں شریف

اس کتاب کا عربی نام ہے "ریاض الجنان لمشاق شه جیلان" عرف "برکات گیارہویں شریف" اس کا سنِ تصنیف ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ ہے، اسے آپ نے اپنے قائم کردہ ادارہ جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں تحریر فرمایا۔ اس رسالہ میں آپ نے حضور شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز ماہانہ گیارویں شریف کی برکات کے سچے مشاہدات اور سلف صالحین کے معمولات کا ذکر نہایت تحقیق سے فرمایا ہے۔ اس کی ضخامت ۴۸ صفحات ہیں۔ مکتبہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور کے علاوہ متعدد بار کئی اشاعتی اداروں نے شائع کیا۔

(۶) غوث جیلانی اور امام ربّانی

زیرِ نظر رسالہ میں حضور سیدنا مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وصال ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ) نے

مکتوبات شریف میں جا بجا سید الاولیاء حضور شہنشاہ بغداد سیدنا عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اپنی عقیدت ومحبت کا اظہار فرمایا ہے۔ حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے ان مکاتیب کو یکجا نہ صرف جمع فرمایا بلکہ ہر مکتوب شریف کی جامع شرح بیان فرمائی۔ اس رسالہ کے بعض مضامین ماہنامہ ''فیض عالم بہاولپور'' صفر ۱۴۱۴ھ/اگست ۱۹۹۳ء میں شائع ہوئے۔

(۷) الاکسیر الاعظم فی عرس الغوثِ اعظم (۸) غوثِ اعظم دستگیر

(۹) غوثِ اعظم اور شیعہ

شیعہ مذہب بھی عجیب ہے ایک طرف تو محبت اہلِ بیت کا دم بھرتے ہیں دوسری جانب سیدنا الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حسنی حسینی سید ہیں پر طرح طرح کے الزامات اور اعتراضات کرتے ہیں زیرِ نظر رسالہ میں حضور سیدی فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے شیعوں کے ان تمام من گھڑت الزامات کا ذکر کرتے ہوئے اہلِ انصاف سے اپیل کی ہے کہ اہلِ بیتِ نبوت سے محبت کا کیا یہی تقاضہ ہے کہ ایک صحیح النسب حسنی وحسینی سید جو سید الاولیاء ہو جسے نائب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اللہ تعالیٰ نے عطاء کیا ہو اس ہستی پر من گھڑت الزام عائد کرکے پھر محبت اہلِ بیت کا دم بھرنا عجیب منطق ہے۔ اس رسالہ میں آپ نے شیعوں کے الزمات کے مسکت جوابات خود انہیں کی کتب سے دے کر سگ درگاہِ جیلانی ہونے کا حق ادا کیا ہے۔

(۱۰) کیا غوثِ اعظم وہابی تھے؟

غیر مقلدین بھی عجیب مخلوق ہیں ایک طرف تو اولیاء کرام کے فضائل وکرامات کا انکار کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ دوسری طرف اولیاء کے تاجدار حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید میں رفع یدین کرنے کو اپنے لئے اپنے سچے ہونے کی دلیل پیش کرتے ہیں بلکہ اپنی تحریروں تقریروں میں کہتے ہیں کہ پیروں کے پیر شیخ عبد القادر بغداد والے رفع یدین کرتے تھے فلہٰذا وہ وہابی تھے (معاذ اللہ) حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے ان کے اس مفروضہ کا علمی تحقیقی جواب لکھا ہے رسالہ مطبوعہ ہے۔

(۱۱) غوثِ اعظم عالم ارواح میں

(۱۲) رسالہ ''التحقیق الافخم فی عرس غوث اعظم'' عرف ''دلائل گیارویں شریف''

اس رسالہ پر تاریخ تصنیف ۲۰ شوال المکرّم ۱۳۹۸ھ درج ہے۔ اس میں حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے حضور غوث

پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے ہرماہ نیاز پیش کی جانے والی گیارہویں کے دلائل تحریر فرمائے ہیں۔جسے مکتبہ اُویسیہ بہاولپور نے ۱۴۱۱ھ میں شائع کیا پھر صاحبزادہ محمد ریاض احمد اُویسی نے جامعہ ریاض المدینہ بہاولپور سے شائع کیا۔

(۱۳) قصیدۂ غوثیہ مع خواص وبرکات

زیرِنظر رسالہ میں حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے سیدالاولیاء حضور شہنشاہ بغداد سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معروف ومقبول قصیدہ غوثیہ شریف کا اردو ترجمہ فرمایا اور اس کے روحانی خواص وبرکات کا ذکر کیا اس کی تاریخ تصنیف ۲۶ جمادی الاُولیٰ ۱۴۱۸ھ، ۲۹ ستمبر ۱۹۹۷ء درج ہے۔اس کی تکمیل جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں ہوئی۔اس کو خوبصورت انداز میں شائع کرانے کی سعادت مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف میں آپ کے اعتکاف کے ساتھی محترم الحاج محمد رضا فریدی صاحب (جو ایک طویل عرصہ سے اپنی ساری فریدی فیملی سمیت امریکہ میں مقیم ہیں) نے علامہ مفتی سید محمد عارف اُویسی (کراچی) کے ذریعے نومبر ۱۹۹۸ء میں شائع کرایا۔ حال ہی میں اسے سہ بارہ (تیسری بار) حضرت صاحبزادہ محمد ریاض احمد اُویسی قادری سلمہ نے شائع کرایا۔

(۱۴) غوثِ اعظم کی غوثیت تا قربِ قیامت

(۱۵) ایک سوگیارہ سوالات کے جوابات متعلق بہ گیارہویں شریف

منکرین شان اولیاء عاشقان غوث الوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گیارہویں شریف کے حوالے سے آئے روز بے تکے سوالات کرکے پریشان کرتے رہتے ہیں۔اس رسالہ میں حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے ان تمام سوالات کے علمی تحقیقی جوابات تحریر فرمائے ہیں۔اس کے اول صفحات پر اس کی تاریخ آغاز تصنیف ۸ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ بروز پیر بعد نماز ظہر درج ہے آخری صفحات پر ربیع الآخر کی حقیقت پر مبنی ایک علمی مقالہ بھی تحریر فرمایا۔۱۳ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ بروز جمعرات ۱۲ بجے دن جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں یہ کتاب مکمل ہوئی۔ضخامت ۱۱۷ صفحات ہیں۔ رنگین ٹائٹل پر روضہ مبارک حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔جسے ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ/جولائی ۲۰۰۰ء میں محمد فیصل رضا عطاری نے بیت الکتب اردو بازار کراچی سے شائع کیا۔

(۱۶) فیضِ محی الدین برخواجہ معین الدین

(۱۷) تفریح الخاطر فی شرح اسماء عبد القادر

شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نائب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایک معروف شعر ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہد رمیان اولیاء

چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم درمیان انبیاء

سرکار کریم روف ورحیم رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے معروف ۹۹ صفاتی اسماء گرامی ہیں۔اس طرح آپ کے لاڈلے بیٹے سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی ۹۹ صفاتی نام علماء کرام نے مختلف کتب میں درج کئے ہیں۔حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ نے اس کتاب میں ان تمام اسماء کو یکجا جمع کرکے ہر اسم کی شرح نہایت ہی خوبصورت پیرائے میں بیان فرمائی ہے کرم بالائے کرم اس کتاب کا آغاز آپ نے جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ کو مدینہ طیبہ میں کیا جبکہ ۲۳ جمادی الاوالیٰ ۱۴۱۹ھ کو بہاولپور میں آکر یہ کتاب مکمل فرمائی اور پھر یہ کتاب شائع ہوئی۔

(۱۸) الفیو ضات الغو ثیه علی سلسلة النقشبندیه

حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روحانی فیض ہر سلسلہ کو مل رہا ہے۔اس رسالہ میں حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اولیاء کاملین کے سرکار غوث پاک سے عقیدت ومحبت کے واقعات اور آپ سے اکتساب فیض کے دلائل تحریر فرمائے ہیں۔اس کی ضخامت ۴۸ صفحات ہیں۔یہ رسالہ عطاری پبلشرز کراچی نے شائع کیا
۔

(۱۹) یا شیخ عبد القا در جیلا نی شیئا للہ کہنے کا ثبوت

زیرِ نظر رسالہ میں حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے اس وظیفہ کو پڑھنے کے مختلف طریقے بیان فرمائے نیز یا حرف ندا کی وجہ سے منکرین کی طرف شرک کے فتویٰ کا ایسا رد فرمایا کہ منکر کی کیا مجال کہ جواب دے سکیں بلکہ دیوبندیہ وہابیہ کے جید علماء نے اس وظیفہ کو جائز قرار دیا ان کے مراکز کے فتویٰ جات رسالہ میں درج فرمائے یہ رسالہ ایک اہم دستاویز ہے۔

(۲۰) تحقیق الا کابر فی قدم الشیخ عبدالقادر

سیدالاولیاء حضور شہنشاہ بغداد پیر پیراں میر میراں سیدنا حضرت غوث اعظم دستگیر عبدالقادر الجیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول مبارک "قدمی هذاعلی رقبة علی ولی اللّٰه" پر جملہ سلاسل کے اولیاء کا اتفاق تمام اولیاء کاملین نے آپ کے اس قول کو سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اپنی گردنیں جھکائیں۔مگر عرصہ پہلے اہلِ سنت میں ایک نیا فتنہ کھڑا کیا گیا کہ قدمی ہذا....کا قول سکر میں کہا گیا اس باطل نظریہ کے فروغ کے لئے مولوی احمد نامی شخص نے ایک کتاب

''حکایت تحقیق قدم غوث'' بھی لکھ ماری اس کتاب میں شان غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں گستاخی اور بغض وعداوت کا مظاہرہ کیا گیا۔حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کا قلم کمان بن کر سامنے آیا آپ نے کتاب ”تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر“ لکھی۔

''ماہنامہ السعید ملتان'' میں علامہ فاروق احمد سعیدی نے اس کتاب کا تبصرہ بڑے خوبصورت پیرائے میں فرمایا ملاحظہ کریں۔

لکھتے ہیں''مولوی محمد احمد بصیر پوری کے رد میں یہ دوسری تصنیف لطیف ہمارے پیش نظر ہے علامہ اُویسی نے پیش لفظ ہی میں بصیر پوری کی گستاخیوں کا اجمالی خاکہ اور دندان شکن جواب دیا ہے'' حکایت قدم'' دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ موصوف کس مشن کے لئے سرگرم عمل ہیں؟پوری کتاب میں کہیں بھی سرکار سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں لکھا گیا۔پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عہد حاضر کے بعض مشائخ سے بھی کم مرتبہ بتایا گیا ہے،۔کار جیلانی صاحب سکر تھے۔مغلوب العقل تھے قصیدہ غوثیہ حالت سکر میں کہا گیا اور آپ نے اپنی تعریف میں افراط (کثرت) کیا''نعوذ باللّٰہ من ذلك'' ۔

بے بصر بصیر پوری نے اپنی کتاب میں پنجابی کے جو اشعار نقل کئے ہیں اور ایک گمنام رسالہ سے جو حوالے دیئے ہیں وہ نہ تو ہمارا مسلک ہے اور نہ اس سے قبل ہمارے علم وسماعت میں آئے سلسلہ عالیہ قادریہ کے عوام وخواص میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں بصیر پوری صاحب ان دو بے بنیاد عبارتوں کی آڑلیکر احترام اولیاء ومشائخ کی پوری عمارت ہی گرانے کے درپے ہیں علامہ اُویسی مدظلہٗ نے علم وتحقیق کی زبان میں ان خرافات کارد کیا ہے۔کتاب رنگین وخوش نما جلد سے مزین اور کتابت وطباعت معیاری ہے۔(ماہنامہ السعید ملتان)۔

اس کتاب میں حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ مہتمم جامعہ نظامیہ لاہور کی تقریظ سعید بھی شامل ہے۔

اس تصنیف میں پیش لفظ کا آغاز آپ نے ۲۹صفر ۱۴۱۹ھ کو فرمایا۔اس کے مقدمہ میں آپ نے ''قدمی ھذا علی رقبة علی ولی اللّٰہ'' کا تحقیقی جائزہ پیش فرمایا۔مقدمہ پر اختتامی تاریخ ۲۸ربیع الاول ۱۴۱۹ھ بروز سوموار ۲۹جون ۱۹۹۸ء درج ہے۔اس کتاب کا اختتام بہاولپور میں مورخہ ۳رجب المرجب ۱۴۱۹ھ کو ہوا۔اس کی ضخامت ۲۴۸صفحات ہیں۔مکتبہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور نے اپریل ۱۹۹۹ء میں خوبصورت جلد کے ساتھ شائع کرایا۔

رسالہ اقدام محی الدین علی رقاب الکاملین: حضور فیضِ ملت رحمہ اللہ علیہ نے اپنی اس تصنیف کا ذکر کتاب

"تحقیق الاکابر فی قدم الشیخ عبدالقادر" کے مقدمہ جابجا فرمایا ایک مقام پر لکھتے ہیں......بہر حال فقیر نے اس رسالہ میں صرف اور صرف اثباتی پہلو سامنے رکھ کر یہ رسالہ تیار کیا ہے ان اعتراضات کا پہلو دیگر حقائق دوسرے رسالہ "اقدام محی الدین علی رقاب الکاملین" میں تفصیلاً لکھا ہے۔اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ بھی آپ نے تحریر فرمایا۔غیر مطبوعہ مسودہ جات کی الماریوں سے تلاش کرنے پر مل جائے گا۔

(۲۱) بڑھیا کا بیڑا اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت

۱۲ سال بعد سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریائے دجلہ بغداد میں میں ڈوب جانے والے بارات کو دوبارہ زندہ کیا۔اس کرامت کا انکار معتزلہ کو تھا اب ان کی پیروی میں نجدیہ وہابیہ نے اپنی تقریروں تحریروں انکار کیا ہے۔ حضور فیضِ ملت نے اولیاءِ کرام کا مردے زندہ کرنے کا ثبوت قرآن و احادیث مبارکہ سے پیش فرمایا۔بڑھیا کا بیڑا اوالی کرامت کے ثبوت کے لئے علماء متقدمین کے حوالہ جات تحریر فرمائے۔٦ جمادی الاُلیٰ ۱۳۹۶ھ/٦ مئی ۱۹۷٦ء جمعرات کو بہاولپور میں دیپاچہ تحریر فرمایا اور ۲۲ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ بروز سوموار مبارک کو بہاولپور میں اس رسالہ مضامین کا اضافہ فرمایا جبکہ ۱۲۰ کتوبر ۱۹۹۸ء بہاولپور میں رسالہ پر ایک بار پھر نظر ثانی فرما کر مکتبہ اُویسیہ بہاولپور کو اشاعت کے لئے دیا۔اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

(۲۲) گیارویں شریف

سرکار شہنشاہ بغداد سید الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے دنیا کے مختلف مما لک میں اہلِ ایمان گیارویں شریف کے نام سے محفل مناتے ہیں اس کا کتنا اجر و ثواب ہے اور اس کا نام گیارویں شریف کیوں ہے؟ تفصیل حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی تصنیف میں بیان فرمائی ہے۔

(۲۳) غوث اعظم لقب کس کا؟

آہ! رواں صدی میں روحانیت میں بھی بعض کاروباری بہروپیوں نے پیران عظام کا لبادہ اوڑھ کر امتِ مسلمہ کو لوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔بعض شعبدہ باز تو اپنے ناموں کے ساتھ اولیاء کرام کے مقدس القابات لکھواتے ہیں۔جب دماغ زیادہ خراب ہوتا ہے تو اپنے چیلوں کے ذریعے غوث، قطب بن جاتے ہیں بہت سارے تو اپنے آپ کو غوث اعظم کہنے میں شرم محسوس نہیں کرتے جو کہ ان کی جہالت کا غلبہ ہے۔حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے اس رسالہ میں ان بناوٹی غوث اعظم کہلوانے والوں کی خبر لی ہے۔سلاسل روحانی کے جملہ مشائخ کی تحقیق کو سامنے رکھ کر ثابت فرمایا ہے کہ غوث

اعظم لقب سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔رواں صدی میں اس نہایت اہم موضوع پر آپ ہی نے قلمی جہاد کیا ہے۔اس رسالہ پر تاریخ تصنیف ۶ اربیع الآخر ۱۴۱۴ھ درج ہے مقام تصنیف بہاولپور ہے جس کو طبع کرانے کی سعادت الحاج محمد احمد قادری کاروان اسلامی کراچی کو حاصل ہوئی انہوں نے عطاری پبلشرز کراچی سے شائع کیا۔

(۲۴)غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراضات کے جوابات

اس رسالہ کو ۲۲شوال المکرّم ۱۴۱۴ھ ،۱۴اپریل ۱۹۹۴ء، پیر شریف کو بہاولپور میں نظر ثانی فرمائی۔ مکتبہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور سے شائع ہوا۔

(۲۵) رسالہ غوثِ اعظم سید ہیں

روافض کی کتب ''کلید مناظرہ''، "السیوف البارقہ" اور ''خروش جیلانی'' میں انہوں نے سیدالاولیاء حضور شہنشاہ بغداد سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سید ہونے کا انکار کیا۔حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ نے ان کے اس باطل نظریہ کا خوب ردفرمایا۔اس رسالہ پر تبصرہ مبلغ یورپ علامہ سید حمزہ علی قادری (کراچی) کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں لکھتے ہیں،

عطر عطر کہنے سے خوشبو نہیں آتی۔علم علم کہنے سے علم نہیں آتا کوئی معطر ہو تو خوشبو آجاتی ہے صاحبِ علم ہو تو علم کا نور حاصل ہوتا ہے بےعلم بےنور بےبہرہ عرفان لوگوں نے ماہتاب پر تھوکنا چاہا لیکن نتیجہ جو ہونا تھا وہی ہوا یعنی ایک متعصب طبقہ نے محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بر بنائے حسد سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسب پاک کی نسبت جو سرکار ابد قرار تمام عالم کے تاجدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے انکار کو اختیار کیا لیکن حق آشنا حق گو علماء نے ہمیشہ تردید کی خصوصاً حضرت قبلہ اُویسی صاحب نے یہ کتاب لکھ کر کافی وافی جواب دیا ہے۔مدلل ومستند رسالہ کی ضخامت ۱۴۴ صفحات ہیں۔عطاری پبلشرز کراچی نے ۱۴۲۱ھ میں شائع کیا۔

(۲۶) اماطة الاذیٰ عن نَسبِ غوث الوریٰ

☆۱۲شوال المکرّم ۱۴۱۸ھ کو بہاولپور میں شیعوں کی طرف سے سرکار شہنشاہ بغداد حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسب مبارکہ کے اعتراض کا جواب خود انہی کی کتب میں دیکر اس رسالہ کی تکمیل فرمائی۔فیضِ

رضا پبلی کیشنز کراچی نے ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸ء میں شائع کیا۔ ان کے علاوہ دیگر مختلف اشاعتی اداروں نے کئی مرتبہ شائع کیا۔

(۲۷) رسالہ گیارہ قدم

نمازِ غوثیہ صلوٰۃ الاسرار کے نام سے مشہور ہے حل المشکلات کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے اس نماز کے عمل پر مخالفین اہلِ سنت کو اعتراض ہے بالخصوص بغداد شریف کی جانب گیارہ قدم جانے کو تو شرک کہتے ہیں۔ حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے مخالف کے ہر اعتراض کا جواب قرآن وحدیث سے دیا اس کا آغاز مورخہ ۹ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ بروز ہفتہ بہاولپور میں فرمایا جبکہ اختتامیہ آپ نے ۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ بروز ہفتہ بہاولپور میں کیا اس رسالہ کو قطب مدینہ پبلشرز کراچی نے جمادی الاُولیٰ ۱۴۲۳ھ جولائی ۲۰۰۲ء میں شائع کیا۔

(۲۸) رسالہ پیران عظام

۷ رجب المرجب ۱۳۹۵ھ، ۱۸ جولائی ۱۹۷۵ء کو بہاولپور میں حضور سیدنا غوث پاک اور حضرت خواجہ غریب نواز حضرت سیرانی لجپال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختصر حالات پر مکمل فرمایا بزم فیضان اُویسیہ کراچی نے شائع کئے۔

(۲۹) رسالہ گیارویں شریف اولیاء اور علماء کی نظر میں

اس رسالہ کا ۵ ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ بہاولپور میں آغاز فرمایا جبکہ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ، ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء بروز جمعرات کو بہاولپور میں یہ رسالہ مکمل فرمایا جسے بہارِ مدینہ پبلشرز کراچی نے رجب المرجب ۱۴۲۱ھ، اکتوبر ۲۰۰۰ء میں شائع کیا۔

(۳۰) چہل کاف

سرکار غوث صمدانی قطب ربانی سید نا الشیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی کے مناجات میں چند اشعار ایسے ہیں جن میں چالیس مرتبہ ''کاف'' کا استعمال ہوا ہے۔ دینی ودنیوی مشکلات میں ان اشعار کا پڑھنا تیز بہدف ہے۔ حضور فیضِ ملت قدس سرہ نے ان کی مختصر شرح اور فوائد وفضائل ۲ صفر المظفر ۱۴۱۰ھ بہاولپور میں تحریر فرمائے۔ مکتبہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور اس کی اشاعت کی سعادت حاصل کی۔

(۳۱) زیارات بغداد وعراق

حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ پہلی بار بغداد شریف زیارات کے لئے حاضر ہوئے۔ اس کی مختصر تفصیل اور سرکار شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار پر انوار کا احوال ۵ ذیقعد ۱۴۱۰ھ کو سفر برائے ''زیارات بغداد وعراق'' کو کتابی صورت میں ترتیب دیا جسے مکتبہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور نے شائع کیا۔

(۳۲) کرامت کی اہمیت اور ضرورت مع کرامات غوث اعظم

اس رسالہ کو ۱۲ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ، ۶ جون ۱۹۹۹ء کو بہاولپور میں مکمل فرمایا جسے بزمِ رضا تحریک اتحاد اہلِ سنت کراچی نے شائع کیا۔

(۳۳) کتاب سوانح غوث اعظم رضی اللہ عنہ

۲ جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ، ۲ ستمبر ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ کو اس کی تکمیل ہوئی۔

(۳۴) تعارف حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کتب خانہ قادریہ کا

۳ ربیع الآخر ۱۴۲۲ھ بروز سوموار مبارک کو بہاولپور میں سرکار سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی لائبریری کی تفصیل پر رسالہ ''تعارف حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کتب خانہ قادریہ کا'' تصنیف کا آغاز فرمایا جو ''ماہنامہ فیض عالم'' بہاولپور میں جون، جولائی ۲۰۰۱ء کے شمارہ میں قسطوار شائع ہوا۔

(۳۵) شیئاً للہ کہنے کی علمی تحقیق

موجودہ دور میں عالم کفر اہلِ اسلام کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کر رہا ہے سب سے بڑی سازش یہ کہ اہلِ ایمان کو اہلِ اللہ سے دور کرنا ہے اس گھناؤنی سازش پر کروڑوں ڈالر لاکھوں ریال بے حال خرچ کئے جا رہے ہیں۔ یہود و ہنود اپنے گماشتوں کو اسلام کے لبادہ میں بھیج کر انتشار پھیلانے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں ان نام ونہاد مسلمانوں کی علامت یہ ہے کہ آیاتِ اصنام اہلِ اللہ پر چسپاں کرتے ہیں۔ نداء اولیاء کرام کو کھلے عام شرک کہتے ہیں۔ زیرِ نظر رسالہ میں حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے ورد ''یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ'' میں جملہ ''شیئاً للہ'' پر منکرین اولیاء کی طرف سے کئے گئے اعتراض کے علمی جواب تحریر فرمائے ہیں۔ اس رسالہ کا آغاز آپ نے جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں مورخہ ۲۵ ربیع الاول شریف ۱۴۲۴ھ بروز بدھ کو فرمایا اس کے مقدمہ میں حمد وصلوٰۃ کے بعد آپ تحریر فرماتے ہیں کہ

تحریکِ وہابیہ پر اہلِ سنت کے اکثر معمولات و وظائف شرک و بدعت کی زد میں ہیں ان میں ''یاشیخ عبدالقادر الجیلانی شیئاً للہ'' خصوصیت سے نجدی فتویٰ شرک کا نشان ہے۔ یا شیخ عبدالقادر کے جوابات تو فقیر نے اپنے رسالہ ''یا غوث اعظم دستگیر'' میں لکھ دیئے ہیں اس وظیفہ کے شرک کی ایک وجہ لفظ ''شیئاً للہ'' بھی ہے۔ مقدمہ کے آخری پیراگراف میں لکھتے ہیں فقیر اس رسالہ میں ''شیئاً للہ'' کی علمی حیثیت اجاگر کرے گا۔

اس رسالہ کے آخر میں فقیر اُویسی غفرلہٗ کا ذاتی مشاہدہ کے عنوان سے لکھتے ہیں فقیر کے بہاولپور حاضر ہونے سے پہلے دیوبندیوں کا راج تھا اور اتنا پُر اثر کہ کوئی افسر بہاولپور میں ان کی مرضی کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مثال مشہور تھی کہ کوئی گاڑی ایسی نہیں جو بہاولپور میں نہ ٹھہرے اور کوئی افسر نہیں جو دیوبندیوں کی مرضی کے بغیر یہاں رہ سکے۔ فقیر نے بہاولپور میں قدم رکھتے ہی دیوبندیوں کے مذہبی جھونپڑوں پر انگارے برسانے شروع کر دیئے۔ انہوں نے اپنے طور ہر طرح کے حربے استعمال کر کے فقیر کو ہر ساں کیا لیکن میری زبان پر ہر وقت یہ ورد جاری رہا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّی عَزُوْمٌ قَاتِل عِنْدَ الْقِتَالِی

اس لئے ان کا ہر حربہ ناکام رہا۔ ایک ننگ زمانہ چوہدری شریف وہابی تھا اسے بہاولپور کے دیوبندی سرغنے ملے اور فقیر کی کتابیں جو وہابیوں کے خلاف تھیں پیش کیں۔ طیش میں آ کر اس نے کہا کہ میں کمشنری تو چھوڑ سکتا ہوں لیکن اُویسی کو نہ چھوڑوں گا چنانچہ اپنے ذاتی اختیارات کے استعمال کے علاوہ سات آٹھ مختلف جرائم کے ایسے مقدمات کرائے جن کی ضمانت تک نہ ہو۔ فقیر کو معلوم ہوا کہ کمشنر ایسی حرکتیں کر رہا ہے۔ فقیر نے جمعہ کی تقریر میں اعلان کیا کہ کمشنر وہابی ہے اور فقیر اُویسی غفرلہٗ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلام ہے کمشنر اپنی پوری طاقت صرف کر لے میرے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامت دیکھنی ہے تو فقیر اُویسی سے پنجہ آزمائی کر لے۔ چنانچہ بہاولپور کے لوگ شاہد ہیں کہ کمشنر مذکور بہاولپور سے کیسی ذلت و خواری سے نکلا اور فقیر نے عوام اہلِ اسلام کو دکھایا کہ وظیفہ ''مریدی لاتخف الخ'' حق ہے۔

نوٹ: اس کی مزید تشریح فقیر کے رسالہ ''وظیفہ یا شیخ عبدالقادر کی شرعی تحقیق'' میں پڑھئے۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری: الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ۔

اس رسالہ کا اختتام بہاولپور میں ۲ ربیع الآخر ۱۴۲۴ھ بروز منگل قبل صلوٰۃ العصر کو ہوا۔

اس کی ضخامت صفحات ۴۰ ہیں۔ ''ماہنامہ فیض عالم'' بہاولپور بابت ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۶ھ کے شماروں میں شائع ہوا۔ جبکہ کتابی صورت میں حضرت علامہ مولانا سید حمزہ علی قادری (کراچی) کے زیر اہتمام یہ رسالہ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ، فروری ۲۰۰۵ء عطاری پبلشرز کراچی نے شائع کیا۔

(۳۶) مختصر حالات زندگی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس مقالہ میں حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ نے سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت تا وصال کا ذکر اور آپ نائب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ ہیں کے دلائل بیان فرمائے یہ مقالہ ماہنامہ ''فیض عالم'' بہاولپور ماہنامہ میں ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ مئی ۲۰۰۵ء میں شائع ہوا۔

(۳۷) گیارویں شریف پر اعتراضات کے جوابات

اہلِ سنت کے ہر اچھے کام پر اعتراض کرنا منکرینِ محبوبانِ خدا کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔دنیا بھر میں اہلِ اسلام سیدالاولیاء نائب مصطفیٰ شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں جسے گیارویں شریف کا نام دیا جاتا ہے۔اس مضمون میں حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے گیارویں شریف کی حقیقت ،دن متعین کرنا ،صدقہ وخیرات پر سرکار غوث پاک کا نام رکھنا جیسے اہم موضوعات کو نہایت ہی محقق انداز سے تحریر فرمایا ہے۔یہ تحقیقی مقالہ ماہنامہ ''فیض عالم'' جمادی الاولیٰ جمادی الآخر ۱۴۲۵ھ میں شائع ہوا ہے۔

(۳۸) منقبت واہ کیا مرتبہ غوث ہے بالا تیرا

امام اہلِ سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے اپنے نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش شریف'' میں سرکار غوث پاک شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں منظوم ہدیہ عقیدت پیش کیا۔اس منقبت کے ہر شعر کی شرح حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے ''الحدائق فی الحقائق عرف شرح حدائق بخشش'' میں فرمائی۔ ہر شعر کی شرح اگر علیحدہ شائع کی جائے تو مکمل ایک رسالہ تیار ہوسکتا ہے۔ملاحظہ کریں ''شرح حدائق بخشش (جلداول)''۔

(۳۹) منقبت بندہ قادر کا بھی قادر بھی ہے عبدالقادر

حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے ''شرح حدائق بخشش'' (جلد۳ کے صفحہ نمبر ۲۰۹ تا ۲۲۸) میں اس منقبت کے تمام اشعار کی شرح نہایت ہی تحقیق کے ساتھ لکھی۔سرکار غوث پاک کے فضائل ،آپ کے علمی وروحانی کمالات ،آپ کے فیوض وبرکات تا قیامت ،آپ کے ملفوظات کا ذکر نہایت ہی مفصل انداز سے فرمایا۔اگر ان اشعار کی شرح علیحدہ شائع کی جائے تو مکمل ایک کتاب ہے۔

(۴۰) فیوض المزلوات

اس رسالہ میں حضور مفسرِ اعظم پاکستان فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ نے حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد از وصال فیوض وبرکات کے واقعات مدلل ومحقق انداز سے تحریر فرمائے ہیں۔ رسالہ ''ماہنامہ فیض عالم'' بہاولپور

شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ جنوری ۱۹۹۳ء میں قسطوار شائع ہوا۔

(۴۱) سیدنا محبوب سبحانی قطب ربانی قدس سرہٗ کا بچپن

حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے سیرتِ غوث پاک سے آپ کے بچپن کے واقعات پر مبنی ایک مدلل مقالہ تحریر فرمایا جو ''ماہنامہ فیض عالم'' بہاولپور شمارہ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ میں شائع ہوا۔

(۴۲) هدية السالكين في غنية الطالبين

حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے اس رسالہ کے پیش لفظ میں لکھا " غنية الطالبين " جو سید الاولیاء حضور شہنشاہ بغداد سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف بتائی جاتی ہے جس میں اکثر فقہی مسائل بمطابق فقہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ غیر مقلدین اس کتاب کو بنیاد بنا کر بہت شور مچاتے ہیں کہ دیکھیں ہم سچے ہیں سنیوں کے پیرانِ پیر بھی رفع یدین اور آمین بالجہر وغیرہ کرتے تھے۔ اس رسالہ میں حضور فیضِ ملت نے نہایت ہی تحقیق سے لکھتے ہیں کہ اولاً تو " غنية الطالبين " حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہی نہیں ہے۔ جہاں تک رفع یدین، فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر کی بات ہے یہ فقہی اختلاف ہیں۔ غیر مقلدین سے ہمارا اختلاف عقائد کا ہے جو کہ اصولی ہے۔ بہت عرصہ پہلے یہ رسالہ شائع ہوا اب نایاب ہے۔

(۴۳) ختم گیارویں شریف قرآن وحدیث کی روشنی میں (سوالاً جواباً)

زیرِ نظر مقالہ میں حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ نے سید الاولیاء حضور شہنشاہ بغداد عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم شریف بر گردن اولیاء چند حوالہ جات لکھے پھر گیارہویں شریف پر منکرین کے اعتراضات مع جوابات مدلل انداز سے تحریر فرمائے۔ ہر اعتراض کی مکمل عبارت لکھ کر جواب کے لئے پہلے قرآنی آیت پھر حدیث شریف پھر اقوال سلف صالحین منکرین کا اعتراض گیارہویں بدعت ہے کے جواب میں آپ نے بدعت کے معنی ومفہوم بیان فرمائے۔ نہایت ہی پر مغز مقالہ ہے ''ماہنامہ فیض عالم'' بہاولپور شمارہ اپریل رمئی ۲۰۰۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

(۴۴) قدم غوث جلی برگردن ہر ولی

حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ نے اس رسالہ کا ذکر اپنی ''شرح حدائق بخشش'' (جلد۳) میں فرمایا۔ صفحہ ۲۱۶ پر منقبت کے ایک شعر منبع فیض بھی ہے مجمعِ افضال بھی کی شرح لکھ کر آخر میں فرماتے ہیں تمام اولیاء امت نے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور کے بعد ان کی فضیلت تسلیم کر لی تو اب تو ایسی بحثوں کا کیا فائدہ تفصیل کے لیے دیکھئے فقیر کا رسالہ ''قدم

غوث جلی برگردن ہرولی" طبع نہیں ہوا غیر مطبوعہ مسودہ جات کی الماریوں سے تلاش کرنے پر مل جائے گا۔

(۴۵) سفر نامہ عراق وشام

اس سفر نامہ میں حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان قدس سرہٗ سرکار غوث اعظم جیلانی کے دربارِ مرکز انوار پر تین مرتبہ حاضر ہوئے۔ مزار مبارک کا تفصیلی احوال، دربار شریف کے دروازوں کے نام، دربارِ غوثیت میں حاضری کے آداب اور موجودہ مزار کی کیفیت اور لنگر غوثیہ کی تقسیم اور اس کی لذت، شاہ جیلان کے شہر بغداد کا پس منظر اور پیش منظر صدر صدام حسین کے دربارِ غوثیت کے لئے جدید ترین انتظامات کا آنکھوں دیکھا حال۔ یہ سفر نامہ پڑھنے سے قاری اپنے آپ کو بغداد میں تصور کرتا ہے۔

جن تصانیف کی تفصیل مل سکی درج کر دی ہیں باقی غیر مطبوعہ مسودہ جات میں جو ملتے جائیں گے درج کرتے جائیں گے۔

کعبے کا کعبہ: "کعبے کا کعبہ" اہلِ اسلام کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کا بھی کعبہ ہیں لیکن نجدی شریعت نے جب سے جنم لیا ہے اس خوبصورت عقیدہ کو بھی انہوں نے تنقید کا نشانہ بنایا حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ نے زیرِ نظر کتاب دلائل قاہرہ سے ثابت فرمایا ہے کہ کعبہ معظّمہ کو ساری فضیلتیں اور برکتیں کریم آقا رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین شریفین کی بدولت ملیں یہ کتاب بارہا مرتبہ شائع ہوئی ہے۔ حال میں محترم ومکرم شیخ محمد سرور اُویسی صاحب نے جدید انداز سے شائع کی اس کے ساتھ میلاد شریف کے حوالے سے ایک اہم کتاب بھی شامل ہے۔

(منگوانے کا پتہ شیخ محمد سرور اُویسی بصراط مستقیم پبلی کیشنز 5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور)

چھ ستمبر پیر پیغمبر: "چھ ستمبر پیر پیغمبر" ۶ ستمبر کو ہمارے پڑوسی ملک بھارت نے اپنے طور پر انتہائی اعتماد سے خوب سوچ سمجھ چُپ چاپ رات کے خوفناک لمحوں میں اپنے سے بہت چھوٹے ملک پاکستان پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں ہمارے فوجی جوانوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر معرکہ سر کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس جنگ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کرام (صاحبانِ مزارات) رحمہم اللہ علیہم کی نگاہ کرم اور غیبی مدد نے پاکستان کو فتح سے ہمکنار کیا۔ ۶ ستمبر کی صبح کو جب مشرقی سرحد پر دھماکہ خیز آوازوں نے پاکستانی مسلمان قوم کو چیلنج کیا تو غفلتوں اور گناہوں میں کھوئی ہوئی یہ قوم اچانک اپنے رب کی یاد میں مستغرق ہوگئی۔ ہر ایک کی زبان پر اللہ کا نام تھا قوم نے اتحاد و اتفاق اور جذبہ ایمانی کا جو

ثبوت اس وقت دیا اس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ زیرِ نظر رسالہ میں حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ نے فوج کے کارناموں سے ہٹ کر صرف اور صرف میدانِ جنگ کے وہ واقعات بیان فرمائے ہیں جولوگوں نے محبوبانِ خدا کی مدد کے مناظر دیکھے۔ بلا تمثیل یہاں وہی منظر سامنے تھا جو غزوہ بدر میں غیبی طور پر ملائکہ کرام نے کردار ادا کیا۔ یہ کتاب ہماری ویب سائٹ (www.faizahmedowaisi.com) پر موجود ہے اور فیس بک پر (Uwaysi Books) میں بھی آپ اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں۔

زیرِ نظر مضمون قارئین کرام کے ذوق مطالعہ کے امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت، پروانہ شمع رسالت، سیدی الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے نعتیہ کلام ''حدائق بخشش'' میں سے منقبت غوث الاعظم کے ایک شعر کی شرح جسے حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ نے ''الحقائق فی الحدائق عرف شرح حدائق بخشش'' (جلداول) میں لکھا ہے سے لیا گیا۔ یاد رہے ''حدائق بخشش شریف'' کی شرح حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ نے ۲۵ جلدوں میں لکھی ہے جن میں سے ۱۴ جلدیں شائع ہو کر منظر عام پر آ گئی ہیں۔ بقیہ عاشقان رضا کو دعوتِ طباعت دے رہی ہیں۔ (ادارہ فیضِ عالم)۔

﴿قسمیں دے دے کے کھلاتا ھے پلاتا ھے تجھے پیارا اللہ
ترا چاھنے والا تیرا﴾

شرح: اے محبوبِ ربانی غوثِ صمدانی آپ کا پیار کرنے والا خدائے محبوب آپ سے اتنا پیار کرتا ہے کہ عہد واقرار لے کر آپ کو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ دراصل یہ شعر حضرت غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک قول کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ

یاعبدالقادر بحقی علیك کل وبحقی علیك اشرب ۔الخ

(بهجة الاسرار، ذکر تعظیم الاولیاء رضی اللّٰه عنه، صفحه ٤٤)

یعنی اے عبدالقادر تجھے میری قسم کھالے اور تجھے میری قسم پی لے۔

خوراکِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوراک نہایت سادہ ہوتی تھی جو کی روٹی سے عموماً افطار فرماتے تمام عمر ایک لقمہ حرام تو کیا مشتبہ نوالہ تک نہ کھایا۔

غوثِ الثقلین علیہ الرحمہ علومِ دینیہ کے حصول اور ان کی تکمیل کے بعد ریاضت ومجاہدہ کی جانب متوجہ ہوئے۔ تاریخ

وسیر کی کتابوں کے مطالعے کے بعد یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مشیت ایز دی کے تحت ریاضات ومجاہدات میں جس قدر آپ نے محنت کی اور فقر وفاقہ وتحصیلِ علم میں جس قدر مشقت آپ نے برداشت فرمائی اس کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ کاشانۂ اقدس سے بوقت روانگی عظیم ماں کے عنایت فرمودہ وہ ۴۰ دینار تو چند ایام میں ہی خرچ ہو گئے۔ ایک طویل عرصہ تک یہ کیفیت رہی کہ قوت لایموت کے لئے دجلہ کے کنارے نکل جاتے اور گری پڑی سبزی ترکاری اُٹھا کر شکم پُری کرتے۔ آپ کی ریاضت کا یہ حال تھا کہ شہر سے نکل کر ویرانوں اور جنگلوں میں جا کر زندگی بسر کی اور عبادت و ریاضت میں مصروف رہے۔ امام شعرانی علیہ الرحمۃ اپنی تالیف لطیف "طبقاتِ الکبریٰ" میں خود غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی اس زمانے کے مجاہدوں اور ریاضتوں کا حال لکھتے ہیں "میں نے اپنی ابتدائی حالت میں بڑی کڑی مشقتیں جھیلیں اور کوئی خوفناک وخطرناک چیز نہ چھوڑی جس کا منہ چڑھا ہوں میرا لباس اون کا جبہ تھا اور سر پر مختصر سا خرقہ، کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا، سوکھی ساگ اور ندی کے کنارے خس کے پتوں پر گزارا کرتا اور نفس کو برابر مجاہدے میں لگائے رکھا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کی جانب سے حال نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا وغیرہ"۔

صاحب "قلائد الجواہر" نے شیخ عبداللہ نجار کی زبانی بیان کیا ہے کہ سرکارِ غوثِ اعظم نے اپنی زندگی کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس قدر میں مشقتیں برداشت کرتا تھا اگر وہ کسی پہاڑ پر ڈال دی جائیں تو وہ بھی پارہ پارہ ہو جائے۔ شیخ ابوالسعود الحزمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مجاہدہ اور ریاضت کا کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑا جس کو اپنے نفس کے لئے نہ اپنایا ہو اور اس پر قائم نہ رہا ہوں چنانچہ آپ نے کئی دن بغیر کھائے پیئے اور بغیر سوئے مجاہدہ وریاضت میں گزارے۔ ۲۵ برس تک عراق کے بیابان جنگلات میں تنہا رہ کر عبادت کی۔ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ بغداد کے ایک ویرانے میں پرانا برج تھا آپ کی اس برج میں گیارہ برس تک شب وروز عبادت وروزہ کی وجہ سے اس کا نام برجِ عجمی پڑ گیا۔

نانبائی: ایک دن فاقوں سے میری حالت غیر ہو رہی تھی کہ میں نے غیب سے آواز سنی عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھ روٹی قرض لے کر کھا تا کہ علم حاصل کرنے میں نقص نہ آجائے اور تسلی سے علم حاصل کر سکے۔ آپ نے کہا کہ میں غریب ہوں مجھے کون قرض دے گا اگر قرض کسی نے دے بھی دیا تو ادا کہاں سے کروں گا جواب آیا تو اپنا کام کر ہم ادا کریں گے۔ اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نانبائی کے پاس پہنچے اس سے کہا اے بھائی اگر مناسب سمجھتے ہو تو مجھے اس شرط سے روٹی قرض دے دیا کرو کہ اگر کہیں سے کچھ مل گیا تو قرض ادا کر دوں گا اور مر گیا تو تم معاف کر دینا۔ نانبائی کوئی

فقیر دوست تھا یہ سنتے ہی آنسو ڈبڈبا آئے بولا آپ جو کچھ چاہو مجھ سے لے لیا کرو اور کچھ فکر نہ کرو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے ڈیڑھ روٹی روزانہ لینے لگے۔ مدت گزر گئی ایک دن خیال آیا بڑے شرم کی بات ہے روٹی اس سے لے کر روز کھالیتا ہوں دیتا اسے کچھ نہیں۔ اس وقت غیب سے آواز آئی فلاں مقام پر جا۔ وہاں پہنچے تو دیکھا ایک سونے کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا اسے اُٹھایا اور لا کر نانبائی کو دے دیا۔ (سیرۃ غوثیہ صفحہ ١٤)

غوثِ اعظم تعلیم کے دنوں میں سبق پڑھ کر شہر میں نہ رہتے جنگلوں اور ویرانوں میں نکل جاتے اور وہیں پڑے رہتے اور دریائے دجلہ کے کنارے اُگی ہوئی ہری بھری بوٹیوں کو کھاتے اور گھاس وغیرہ پر گزارا کرتے۔

اپنا مال: چالیس دینار جو آپ ساتھ لائے تھے وہ تو آتے ہی غریبوں اور فقیروں میں خیرات کر دیئے خود پتوں اور گھاس پر گزارا کرتے۔ ایک سال بعد والدہ صاحبہ نے کچھ اور روپیہ بھیجا وہ بھی درویشوں میں بانٹ دیئے خود پھر فاقہ پر فاقہ اُٹھاتے پھر والدہ نے آٹھ دینار بھیجے ان کے پہنچنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں:

میں پھرتے پھرتے سوق الریحانین (بغداد کی ایک مشہور منڈی) کی مسجد کے قریب پہنچا اس وقت مجھ کو بھوک کا ایسا غلبہ ہوا کہ جسے میں روک نہیں سکتا تھا۔ اب میں تھک کر اس مسجد کے اندر گیا اور اس کے ایک گوشہ میں جا کر بیٹھا رہا اس وقت گویا میں موت سے ہاتھ ملا رہا تھا کہ اسی اثناء میں ایک فارسی جوان مسجد میں نان اور بھنا ہوا گوشت لے کر آیا اور کھانے لگا۔ غلبۂ بھوک کی وجہ سے یہ کیفیت تھی کہ جب کھانے کے لئے وہ لقمہ اُٹھاتا تو میں اپنا منہ کھول دیتا حتیٰ کہ میں نے اپنے نفس کو اس حرکت سے ملامت کی اور دل میں کہا کہ یہ کیا نازیبا حرکت ہے یہاں بھی آخر خدا ہی موجود ہے اور ایک دن مرنا بھی ضروری ہے پھر اتنی بے صبری کیوں ہے۔ اتنے میں اس شخص نے میری طرف دیکھا اور اس نے مجھ سے صلاح کی کہ بھائی آؤ تم بھی شریک ہو جاؤ میں نے انکار کیا اس نے مجھے قسم دلائی اور کہا نہیں نہیں آؤ شریک ہو جاؤ۔ میرے نفس نے فوراً اس کی دعوت کو قبول کر لیا میں نے کچھ تھوڑا سا ہی کھایا تھا کہ مجھ سے میرے حالات دریافت کرنے لگا آپ کون اور کہاں کے باشندے ہیں اور کیا مشغلہ رکھتے ہیں؟ میں نے کہا کہ میں جیلان کا رہنے والا ہوں اور طلبِ علم مشغلہ رکھتا ہوں۔ اس نے کہا میں بھی جیلان کا رہنے والا ہوں اچھا آپ جیلان کے ایک نوجوان کو جس کا نام عبدالقادر ہے پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا یہ وہی خاکسار ہے یہ جوان اتنا سن کر بے چین ہو گیا اور اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور کہنے لگا بھائی خدا کی قسم! میں کئی روز سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں جب میں بغداد میں داخل ہوا تو اس وقت میرے پاس اپنا ذاتی خرچ بھی موجود تھا مگر جب میں نے تمہیں تلاش کیا تو مجھے کسی نے تمہارا پتہ نہیں بتلایا اور میرے پاس اپنا خرچ پورا ہو چکا

تھا آخر کو میں تین روز تک اپنے کھانے کو سوائے اس کے کہ تمہارا خرچ میرے پاس موجود تھا کچھ بندوبست نہ کر سکا جب میں نے دیکھا کہ مجھے تیسرا فاقہ گزرنے کو ہے اور شارع نے پے در پے فاقہ ہونے کی حالت میں تیسرے روز مردار کھانے کی اجازت دے دی ہے اس لئے آج تمہاری امانت میں سے ایک وقت کے کھانے کے دام نکال کر یہ کھانا خرید لایا ہوں اب آپ خوشی سے یہ کھانا تناول کیجئے یہ آپ ہی کا کھانا ہے اور میں آپ کا مہمان ہوں گو بظاہر یہ میرا کھانا تھا اور آپ میرے مہمان تھے میں نے کہا تو پھر اس کی تفصیل بھی بتلایئے اس نے کہا آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے لئے میرے ہاتھ آٹھ دینار بھیجے ہیں میں نے کھانا اسی میں سے خریدا ہے اور میں آپ سے اپنی اس خیانت کی معافی چاہتا ہوں کہ شارع نے مجھے اس میں اجازت دی تھی میں نے کہا یہ کوئی خیانت نہیں آپ کیا کہتے ہیں پھر میں نے اسے تسکین دی اور اطمینان دلا کر اس بات پر اپنی خوشنودی ظاہر کی پھر ہم دونوں سے کچھ بچ رہا وہ میں نے اسی نوجوان کو واپس کر دیا اور کچھ نقدی بھی دی اس نے قبول بھی کر لیا اور مجھ سے رخصت ہوا۔(قلائد الجواھر، صفحہ ۹، ۱۰، مطبوعہ مصر)۔

شیخ طلحہ بن مظفر علثمی بیان کرتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب بغداد میں میں نے قیام کیا تو بیس دن گزر گئے کوئی چیز کھانے کو نہ ملی اس لئے میں ایوانِ کسریٰ کی طرف گیا کہ شاید وہاں سے کوئی چیز دستیاب ہو مگر میں نے جا کر دیکھا کہ میرے سوا ستر اولیاءاللہ اور بھی اپنے کھانے کے لئے کوئی مباح چیز تلاش کر رہے ہیں میں نے اس حال میں انہیں تکلیف دینا خلافِ مروت جانا اس لئے میں بغداد لوٹ آیا یہاں مجھے ایک شخص میرے شہر کا ملا جسے میں نہیں جانتا تھا اس شخص نے مجھے کچھ سونا چاندی کے ریزے دیئے اور کہا یہ تمہارے لئے تمہاری والدہ ماجدہ نے بھیجے ہیں۔ میں فوراً اس ویران محل کی طرف گیا اور ان ریزوں میں سے ایک ریزہ میں نے رکھ لیا اور باقی انہی اولیائے کرام کو جو میری طرح وہ بھی قوت لایموت تلاش کر رہے تھے تقسیم کر دیئے انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کہاں سے لائے میں نے کہا یہ میرے لئے میری والدہ ماجدہ نے بھیجے ہیں میں نے نامناسب جانا کہ میں اپنے حصہ میں آپ لوگوں کو شریک نہ کروں پھر میں بغداد لوٹ آیا اور اس ایک ریزے کا جسے میں نے اپنے لئے رکھ لیا تھا کھانا خرید ا اور فقراء کو بلا کر یہ کھانا ہم سب نے مل کر کھالیا۔(قلائد الجواھر، صفحہ ۹،مطبوعہ مصر)۔

الجوع الجوع: خود حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن سے چالیس دن تک میں نے روزہ رکھا ان دنوں میں کھانے کی کوئی چیز نہ ملی اور میں نے خداوند تعالیٰ سے عہد کیا ہرگز طعام نہ کھاؤں گا

جب تک مجھے نہ کھلایا جائے گا۔ چالیسویں دن ایک شخص آیا میرے آگے طعام رکھ کر چلا گیا نفس نے سخت بھوک کی وجہ سے چاہا کہ کھانے پر گرے میں نے کہا خدا قسم میں اللہ کے عہد کو نہ توڑوں گا میں نے اپنے اندر سے "الجوع الجوع" (بھوک بھوک) کی آواز سنی لیکن میں نے پرواہ نہ کی اتنے میں شیخ ابو سعید نے فرمایا 'باب ازج تک میرے ساتھ آ'' یہ کہہ کر چلے گئے میرے دل میں آیا یہاں سے نہ اُٹھوں گا مگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچانک حضرت خضر علیہ السلام آئے مجھے کہا ابو سعید کے پاس جا میں اُٹھ کر شیخ کے ہاں پہنچا حضرت شیخ دہلیز پر کھڑے انتظار کر رہے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا اے عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجھے میرا کہنا کافی نہ ہوا اب خضر کے کہنے سے آئے پھر مجھے اپنے ساتھ اندر لے گئے اور کھانا کھلایا میں سیر ہو گیا اسی وقت بیعت کی اور خرقہ عطا فرمایا۔

آواز آئی: حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دفعہ میں سو گیا غیب سے آواز آئی اے عبدالقادر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہم نے تجھے سونے کے لئے پیدا نہیں کیا۔

ریاضاتِ شاقہ کا انعام: مذکورہ بالا ریاضات شاقہ پر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو انعام ملا خود غوثِ پاک فرماتے ہیں کہ رب جلیل کی درگاہ سے ہر رات اور دن میں مجھ سے ستر بار کہا جاتا

"انا اخترتك ولتصنع علی عینی"

(اخبار الاخیار، فارسی، صفحہ ۱۹)

یعنی میں نے تجھے چن لیا اور اپنی آنکھ میں رکھا۔

اور آپ فرماتے ہیں بخدا عزوجل کہ نہ کھایا اور کہا اور نہ کیا میں نے کسی چیز کو جب تک کہ مجھے اس کا منجانب اللہ امر نہ ہوا ہو۔

☆-----☆-----☆

﴿اھل دل کون ھیں؟﴾

تحریر: محترم ملک اللہ بخش کلیار (مقیم مدینہ منورہ)

صحبت اہلِ دل جس نے نہ پائی ہو　　　اس کا غم نہیں اس کا دل دل نہیں

اہلِ دل اسکو دل نہیں کہتے جو تڑپتا نہ ہو کسی کے لئے

اللہ والے ہی اہلِ دل ہیں انہیں اہلِ دل کیوں کہتے ہیں؟ یہ شعر اس سوال کے جواب کی ترجمانی کرتا ہے۔

اہلِ دل آنکس کہ حق راہ دل دہد دل دہد اورا کہ دل را می دہد

اہلِ دل وہ ہیں جو اپنا دل مالک حقیقی سے لگائیں اپنا دل اسی ذات اقدس کو دیں جس نے ماں کے پیٹ میں دل بنایا۔ جس انسان نے اپنا دل فانی مخلوق سے لگایا ہو وہ اہلِ دل نہ ہوا بلکہ مردہ دل ہوا۔ جس نے کسی دنیاوی حسینہ سے دل لگایا تو وہ خود بھی ناپاک ہوا اور اسکا دل بھی ناپاک سے جا لگا۔ اس دل میں اللہ کی محبت داخل نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ دل گندا ہو چکا ہے۔ لذت دو جہاں حاصل کرنے کے لئے خالق دو جہاں کافی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

"اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ" (پارہ ۲۴، سورۃ الزمر، آیت ۳۶)

ترجمه: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کافی نہیں؟

کیا تمہارے دل کی بہاروں کی لطف وسرور کے لیے اور سکون دو جہاں کے لئے مالک دو جہاں کافی نہیں بے شک ہر لحاظ سے کافی ہے۔

غیر حق سے جو لگا تا ہے دل تیری الفت کے غم کا وہ حامل نہیں

جب انسان یکسو ہو کر ایک رب سے اپنا دلی تعلق قائم کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس پاک دل انسان کے لئے کائنات کی ہر چیز تابع کر دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے

"اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ" (پارہ ۲۱، سورۃ لقمٰن، آیت ۲۰)

ترجمه: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

صاحب "احسن البیان" مذکورہ آیت کے تحت لکھتے ہیں تسخیر کا مطلب ہے انتفاع (فائدہ اٹھانا) جس کو یہاں کام سے لگا دیا سے تعبیر کیا گیا ہے جیسے آسمانی مخلوق، چاند، سورج، ستارے وغیرہ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے ضابطوں کا پابند بنا دیا ہے کہ یہ انسانوں کے لئے کام کر رہے ہیں اور انسان ان سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ دوسرا مطلب تسخیر کا تابع بنا دینا

ہے۔ چنانچہ بہت سی زمینی مخلوق کوانسان کے تابع بنا دیا گیا ہے جنہیں انسان اپنی حسب منشاء استعمال کرتا ہے جیسے زمین اور حیوانات وغیرہ ہیں، گویا تسخیر کا مفہوم یہ ہوا کہ آسمان وزمین کی تمام چیزیں انسانوں کے فائدے کے لئے کام میں لگی ہوئی ہیں، چاہے وہ انسان کے تابع اور اس کے زیر اثر تصرف میں ہوں یا اس کے تصرف اور تابعیت سے بالا ہوں۔

نہ تو زمیں کے لئے ہے نہ آسماں کے لئے　　　جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کے لئے

یہی وہ منزل ہے جہاں دنیا کے طالب دلوں اور مولا کے طالب دلوں پہچان ہوتی ہے۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے　　　مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

اہلِ دل وہی ہیں جو ہر وقت ہر لحظہ اپنے رب کی یاد میں مستغرق رہیں جب انسان یہ کیفیت اپنے دلوں پر طاری کر دے تو مالک کائنات اپنی ساری کائنات اسکے قدموں میں رکھ دیتا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں　　　راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

سلطان بلخ حضرت ابراہیم بن ادہم نے جب اپنا دل بادشاہت سے توڑا اور رب تعالیٰ سے جوڑا ایک دن دریا کے کنارے بیٹھے اپنی گڈری سی رہے تھے انکے وزیر کا گزر وہاں سے ہوا وزیر کے دل میں خیال آیا کیسا نادان ہے بادشاہت چھوڑ کر دریا کے کنارے بیٹھا ہے۔ حضرت ابراہیم کے دل میں خیال منکشف ہوا اور وزیر کو بلایا اور اپنی سوئی دریا میں پھینک کر مچھلیوں کو حکم دیا سوئی واپس لاؤ۔ وزیر نے دیکھا ہزاروں مچھلیاں سونے کی سوئیاں منہ میں لئے کر انہیں پیش کر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اپنی سوئی چاہیے اسی وقت ایک مچھلی نے غوطہ لگایا اور لوہے کی سوئی جو کہ حضرت کی اپنی تھی پیش کر دی۔ آپ وزیر سے مخاطب ہوئے فرمایا بتاؤ یہ بادشاہت بہتر یا جو میں چھوڑ کر آیا ہوں وہ؟ میں نے جب سے اپنا دل واحد لاشریک سے جوڑا ہے اس نے ہر شئے میرے قبضہ میں دے دی ہے۔ جب انسان اپنا دل اس ذات پاک سے جوڑتا ہے تو اسی انسان کو مقام تسخیر حاصل ہو جاتا ہے۔ جب دل طالبِ دنیا بن جائے تو وہ ذلیل وخوار بن کر رہ جاتا ہے۔ شاعر مشرق نے خوب ترجمانی کی ہے۔

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت　　　فیصلہ تیرا تیرے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

اپنے مالک کو نہ پہچانے تو محتاج ملوک اور پہچانے تو ہیں تیرے لئے

ایک عالم دین کا دنیا سے جانا: ہمارے مسلک کے عالم دین مناظر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا حضور احمد قریشی (مدینہ چوک احمد پور شرقیہ) ربیع الاول شریف ۱۴۳۵ھ کے دوسرے جمعہ کی شب اس شان سے دنیا سے گئے

کہ ساری رات عبادت وریاضیت میں گزاری صبح اذان فجر کے ساتھ با آواز بلند کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے راہی ملک بقاء ہوئے وہ اک عالم باعمل تھے شب زندہ دار تھے ۔ بد مذاہب سے کئی بار مناظرے ہوئے تو مسلک حق اہلِ سنت کے عقائد و معمولات پر ایسے مدلل و محقق دلائل دیتے کہ مد مقابل لا جواب ہو جاتا ان کی گفتگو اگر چہ سادہ ہوتی مگر ایسی موثر ہوتی کہ مجمع ہجوم جاتا۔ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ سے انہیں قلبی پیار تھا ان کے روزانہ کے معمولات میں تلاوت کلام کے ساتھ دلائل الخیرت شریف بھی تھی جس کی انہوں نے حضور فیضِ ملت سے اجازت بھی حاصل کی تھی ۔

آہ خطیب اہلسنت قاضی منظور احمد چشتی : ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۳۵ھ کو ہم مرکزی عیدگاہ بہاولپور میں میلاد کانفرنس میں پہنچے ہی تھے کہ دعوت ذکر کے بانی و امیر الحاج بابا جی محمد حنیف المدنی قادری اُویسی (سرگودھا) سے موبائل پر رابطہ ہوا تو انہوں نے افسوس ناک خبر سنائی کہ اہلِ سنت کے خطیب حضرت مولانا قاضی منظور احمد چشتی (سرگودھا) آج جلوس جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شمولیت کے لئے تیار ہو کر آرہے تھے کہ انہیں دل کا دورہ پڑا تو درود و سلام کی گونج میں انہوں نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کی ۔ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی ۔ (مدینے کا بھکاری: الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی)۔

☆ آہ! اہلِ سنت کے معروف عالم دین محقق خطیب حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ملتانی (فیصل آباد) کے انتقال کی خبر ملی ہے ۔ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" ان کا انداز بیان بہت ہی جدا گانہ ہوتا تھا جب وہ تحقیق کے ساتھ کوئی نکتہ بیان فرماتے تو مجمع وجد میں آجاتا تھا حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کے ساتھ بہت عقیدت رکھتے تھے ایک بار جامعہ اُویسیہ رضویہ کے سالانہ جلسہ میں تشریف لائے تو یادگار بیان فرمایا۔ ان کے ایصالِ ثواب کے لئے جامعہ اُویسیہ میں فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی ۔ (ادارہ)۔

☆ آہ! حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی گذشتہ دنوں انتقال کر گئے وہ ہماری جماعت کے عظیم قلمکار ادیب وشہیر تھے ان کے لکھنے کا انداز جدا گانہ تھا ان کی تحریر میں اک چاشنی سی ہوتی ہے قاری جب ان کا کوئی کالم پڑھتا ہے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے اکتاہٹ یا تھکن محسوس نہیں ہوتی ان کی بے شمار تالیفات ہیں اور وہ بہت ساری کتب کے مترجم ہیں۔ مجلسِ رضا لاہور کے نگران اعلیٰ اور اہلِ سنت کے خوبصورت مجلّہ "ماہنامہ جہانِ رضا" لاہور کے مدیر اعلیٰ اور مکتبہ نبویہ لاہور کے ناظم اعلیٰ تھے ۔ میرے والد گرامی حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم نوراللہ مرقدہٗ کے بہترین دوستوں میں سے تھے مدینہ منورہ میں رمضان المبارک کا آخری عشرہ فقیر انہیں باب عثمان اور باب مجیدی کے درمیان تلاش کرتا

رہتا تھا۔ جب وہ مل جاتے تو فقیر اپنے والد گرامی سے جا کر عرض کرتا کہ پیرزادہ صاحب فلاں ستون کے ساتھ ڈیرہ لگائے بیٹھے ہیں ہم بوقت افطار اپنے ڈیرے سے ان کے پاس آجاتے وہاں زائرین کا ہجوم لگ جاتا۔ محترم انصار اللہ صدیقی صاحب (انگلینڈ)، حضرت الحاج محمد رضا فریدی صاحب (امریکہ)، محترم الحاج امداد حسین (فیصل آباد)، حضرت صاحبزادہ علامہ محمد محبّ اللہ نوری (بصیرپوری) بھی اپنے اپنے مقاماتِ اعتکاف سے وہیں پر اکٹھے ہوتے سامنے گنبدِ خضریٰ ہوتا وقت افطار خوب پیار بھری باتیں ہوتی تھیں جن کی چاشنی آج بھی محسوس ہوتی ہے۔

حضرت پیرزادہ صاحب میرے حضور قبلہ والدگرامی علیہ الرحمہ کے وصال شریف کے بعد ہمارے خبر گیری کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے ایک محبت نامہ بھیجا تھا ملاحظہ کریں لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا ''ماہنامہ فیض عالم'' باقاعدگی سے آرہا ہے جب میں آپ کے مجلّہ کا روشن چہرہ دیکھتا ہوں تو مجھے آپ یاد آجاتے ہیں پھر حضرت الحاج علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ علیہ یاد آتے ہیں پھر حضرت کی علمی ،اعتقادی اور دینی تحریریں یاد آتی ہیں۔ ان کا حلقہ احباب یاد آتا ہے پھر جامعہ اُویسیہ رضویہ یاد آتا ہے۔ برادرِ عزیز آپ صد مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اپنے والد مکرم کا نام روشن کر رکھا ہے ان کی وارثت کو صدقہ جاریہ بنایا ہے، ان کے مدرسہ کو علم و فضل کا چشمہ بنا رکھا ہے ان کی کتابوں کو شائع کررہے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ ساتھ اپنے قلم کی روشنی سے ہزاروں دلوں کو روشن کررہے ہیں۔ ہمارے کئی علماء کرام واصل جنت ہوگئے مگر ان کی نا اہل اولاد نے انہیں گمنام کردیا کچھ جاہل تھے مگر جو عالم تھے وہ سست روی کی وجہ سے اپنے والد کو بقولِ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ

بسا نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند

کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند

بہت سے نامور لوگوں کو زمین کے نیچے دفن کردیا گیا ہے جن کی ہستی کا روئے زمین پر ایک نشان بھی نہیں رہا۔

پاک و ہند میں آپ کے والد وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اعلیٰ حضرت کی ''حدائق بخشش کی شرح'' (۲۵) پچیس جلدیں لکھی یہ بہت بڑا کارنامہ ہے اور اسے چھپنا چاہیے۔ اس خط کے ذریعے میں آپ کی خدمات کو ہدیہ تحسین پیش کررہا ہوں اور اظہار مسرت کے ساتھ ہدیہ تبریک پیش کررہا ہوں۔

والسلام

اقبال احمد فاروقی

☆میرے حج کے ساتھی ڈاکٹر نسیم احمد سعیدی (خیر پور سادات علی پور) کی والدہ ماجدہ ۲ ربیع الاول شریف کو فوت ہوئیں۔

☆چوہدری محمد اختر رسول (کنگ شوروم بہاولپور) کے جواں سال بیٹے محمد اسد علی فوت ہوئے۔

☆استاد الحفاظ حضرت حافظ عظیم بخش درانی (خانبیلہ) کے جواں سال بیٹے فوت ہوئے۔

قارئین کرام سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

☆-----☆-----☆